حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

آزاد کشمیر کی اردو نعتیہ شاعری میں حضور سرور کونین ﷺ کی سراپا نگاری

SARAPA NIGARI OF HAZOOR SERWAR-KONAIN SAW IN THE URDU NATIA POETRY OF AZAD KASHMIR

1. Dr.Mir Yousaf Mir, 2. Prof. Dr.Khawaja Zahid Aziz, 3. Dr.Ambreen Khawja

*Assistant Professor, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad
**Head Department of Kashmir Study Punjab University Lahore
***Assistant Professor, Department of Kashmir Study University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad

ABSTRACT:
Sarapa is basically the process of emerging in the form of a personal situation in the form of a picture in fornt of the eyes in meaninfful form of observations and experiences .The relationship of Sarap nigari in Naat has been associated with Muhammd SAW .Allah taala sent His beloved prophet SAW into the world with all the attributes of good character as well as enternal and eternal good looks.This topic has been beautiful maintaind from the sahba-karam to the period of present poets.the heart and eyes of the poets of Azad Kashmir has been sparkled by the sarapa nigari of Hazrat Muhammd SAW.there is a significant capital in Urdu Naat regarding sarapa.The poets of Azad Kashmir ,Muhammad SAW seem to be enthralled by the bright description of Sarapa ,Eyes ,eyelids,nose,jaws,teeth,face,mouth,theoat,neck,hands.elbows,feet,sweet,gaze,smile speech,tenderness,pride,feet,mouth and others details havae been painted.
Key words: Sarapa, observations , experiences , relationship, associated, significant, capital, attributes

سر سے پاؤں تک پورا جسم اور تمام اعضائے جسمانی کی تعریف میں لکھے ہوئے اشعار، مثل، تمثال اور تصویر سراپا نگاری ہے۔ڈاکٹر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی سراپا نگاری کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"ادبیات کی اصطلاح میں محبوب یا ممدوح کے بالوں سے لے کر پاوں کے ناخن تک ایک ایک کر کے مختلف اعضائے بدن کی توصیف سراپا کہلاتی ہے۔"1

سراپا بنیادی طور پر مشاہدات اور تجربات کی معنی خیز شکل میں کسی شخصی حالت کا آنکھوں کے سامنے تصویری شکل میں ابھرنے کا عمل ہوتا ہے۔انسانی سراپے کو لفظی پیکر میں ڈھالنے کا عمل سراپا نگاری کی ذیل میں آتا ہے۔نعت میں سراپا نگاری کا تعلق آپ کا ساتھ منسوب ہو گیا ہے۔آپ کے سراپا مبارک کو علامہ شبلی نعمانی نے یوں لکھا ہے:

" چودھویں کے چاند سا دمکتا مسکراتا چہرہ 'پیشانی باریک گنجان اور خمدار ابرو، رنگ سفید ،سرخی مائل، چاندی سے ڈُھلا ہوا بدن، آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز پتلیاں کالی نظریں نیچی نیچی اور شرمیلی ،ناک اونچی، رخسار ہموار اور ہلکے پھلکے،ذہن فراخ، دندان مبارک باریک چمکدار اور خوش نما ، ریش مبارک گھنی ، بھرواں اور سینہ مبارک پر سایہ کیے ہوئے بال، سیاہ اور قدرے خمدار کبھی کان کی لوتک، کبھی شانوں تک، کبھی چھوٹی چھوٹی زلفیں لٹکی ہوئیں، حسن کو دوبالا کرتی ہوئیں۔"2ے

بلاشبہ عظیم ہستی کے جمال پرنور کی عظمت و شان ،سیرت و صورت سے انکار ممکن نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیؐ کو حسن سیرت کے جملہ اوصاف کے ساتھ ساتھ لازوال اور لاثانی حسنِ صورت سے بھی متصف فرما کر دنیا میں بھیجا۔رسول ﷺ کا حسن سیرت کے ساتھ ساتھ حسن صورت بھی ایک مکمل باب کی حیثیت رکھتا ہے۔صحابہ کرام کے دور سے لے کر موجود شعرا تک اس

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

موضوع کو خوب صورتی کے ساتھ برتا گیا ہے۔قرآن پاک اوراحادیث مبارکہ میں اس حسن صبیح و ملیح کا سراپا بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔سیرت ابن ہشام میں محسن رسول ابوطالب کا ایک نعتیہ قصیدے کا ایک شعر صورت و سیرت کے حوالے سے ملاحظہ ہو:

وہ بیواؤں کا وارث اور یتیموں کا والی
جسے دیکھ کر بادل بھی مینہ برسا دے3

عربی ،فارسی اوراردو نعت میں سراپا نگاری کے حوالے سے خاصا مواد موجود ہے۔سراپا نگاری اردو نعت کی وہ خصوصیت ہے جسے ایک مکمل اورجامع حقیقت حاصل ہے اور اس حوالے سے اردو نعت میں خاصا مواد موجود ہے۔رسول ﷺ جیسا دنیامیں نہ کوئی آیا نہ آئے گا۔کیوں کہ سیرت وصورت دونوں کا حسن و جمال آپ پر منتج ہو چکا ہے۔آپ کائنات کا مجموعہ حسن ہیں۔رسولؐ کی ذات مبارکہ پر ایمان کے ساتھ ساتھ آپ کے حسن وجمال پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔حضرت محمد ﷺ حسن جمال کا بہترین و عظیم نمونہ ہیں۔آپ کا سراپا کمال درجہ حسین اور دل کش حسن و خوبی کا خزینہ تھا۔آپ کا حسن کمالِ حسن کی بلندیوں کو چھوتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا بھی ممکن نہیں کہ کس قدر پرنور آپ کا چہرہ تھا۔حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں:

"آپ سے حسین ترمیری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی کسی ماں نے آپ سے جمیل تر کو جنم دیا ہے۔ آپ کی تخلیق بے عیب ہے۔ جیسے آپ کے رب نے آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی صورت بنائی ہے۔"4

آزاد کشمیر کے شعرا محمد کی سراپا نگاری کے پرنوربیان سے قلب و نظر جگ مگاتے دکھائی دیتے ہیں۔انھوں نے کمال طریقے سے سراپا میں سر ، بال ، زلف ، جبین ، رخسار ، ابرو ، آنکھ ، پلک ، ناک ، عارض،دانت ، رخ،منہ، گلا،گردن ،دوش ، ہاتھ، کہنی، پاؤں،پسینہ ،نگاہ و نظر، تبسم،انداز وگفتار،نجابت ونزاکت،سادگی،خوش خرامی،نشان کف پا ودیگر کوبیان کیا ہے۔رضوانہ خان کا یہ شعر ذرا دیکھیں:

میرے آقا کا حسن کمال ہے
دیکھ، بلال حبشیؓ مسرور ہونے لگا5

محمد افضل ضیائی آپ کے چہرہ ،پیشانی، ابرو،رنگت، چشم سیاہ،پلکیوں،پتلیوں،ناک،رخسار،دہن مبارک،دندان مبارک اورریش مبارک پر رطب اللسان ہیں۔نعت کا لفظ بہ لفظ عقیدت و محبت سے تراشا ہوا اور عشق سراپا نگاری سے مزین ہے۔خوب صورت سراپا نگاری ضیائی کے کلام سے ملاحظہ ہو:

سلام اس پر
کہ جس کا ایسا "چمکتا ہوا چہرہ کہ گویا چاند کا ٹکڑا"
سلام اس پر
"پیشانی کشادہ اور تھے خم دار سے ابرو"

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

سلام اس پر
کہ جس کی "سفید سرخی مائل تھی رنگت"
سلام اس پر
کہ "چشم سیاہ اور پلکیں دراز جس کی
سیاہ پتلیاں اندازِ نظر حیا دارانہ تھا "جس کا
"خانہ چشم لمبا اور اس میں سرخ تھے ڈورے
کہ گویا قدرتی سرگیں"
سلام اس پر
کہ جس کی ناک "رفعت مائل اور نورانی چمک والی"
سلام اس پر
کہ جس کے رخسار تھے ہموار اور ہلکے"
سلام اس پر کہ "دہن مبارک فراخ جس کا"
سلام اس پر
کہ دندانِ مبارک،باریک اور آب دار تھے جس کے اور تھیں خوش نما
ریخیں"
سلام اس پر
کہ "دورانِ تکلم جس کے دانتوں سے چمک نکلے"
سلام اس پر
کہ "تھی بھرپور جس کی ریش مبارک"6

میجر رفیق جعفری کے ہاں زلف اور جبین مبارک سے عقیدت اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ موجود ہے۔ویسے بھی زلف ایک ایسا جزو سراپا ہے جو سالک کی اس کی منزل کی رسائی میں راہ نمائی کرتا ہے۔زلف بنیادی طور پر انقباض کی نشانی تصور کی جاتی ہے۔زلف سلسلہ تعینات ،جذب الہیٰ مقامِ راز و اخفا ،مظاہر کثرت پریشانی یا پریشان کن حالات اور ابتلا کی علامت ہے۔اردو نعتیہ شاعری میں خاص طور پر سراپا نگاری میں زلف ایک وسیع استعارہ بن کر سامنے آتی ہے۔بلاشبہ رسول پاک ﷺ کا سراپا کمال درجہ حسین و متناسب اور دل کشی و رعنائی کا حامل تھا۔ اشعار اور اظہار دیکھیے:

گھٹا کو بھی اسیر کاکل پیچاں دیکھا ہے
قسم کھاتے ہوئے اک زلف کی یزداں دیکھا ہے
جبین حسن خالق کا زمین پر چاند اترا ہے
میرے نور بصیرت نے سرِ فاران دیکھا ہے7

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

پروفیسرامین طارق قاسمی کی نعتیہ شاعری میں حسن و جمال اورمطلع انوار سے نورانی کرنوں کی جھلک اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ اپنے رنگ دکھا رہی ہے،کس طرح وہ روئے مبارک کو تاباں تاباں ،لوح جبین کو روشن روشن اور نظر کو نور کہ رہے ہیں۔

سراپا نگاری سے عقیدت ان کے ذیل کے اشعار میں ملاحظہ کیجیے:

سبحان اللہ ما افضلک، ما احسنک ، ما اجملک

روئے مبارک تاباں تاباں لوحِ جبیں ہے روشن روشن

نظر میں نور ہے ان کا ذرہ ذرہ طور ہے ان کا

ان سے منور مہر درخشاں ماہِ مبیں ہے روشن روشن8

ڈاکٹرفیاض الحسن کے کلام میں جا بہ جا سراپانگاری کے حوالے ملتے ہیں،یقینا آپ سب خلق سے حسین و جمیل اور آپ سا صاحبِ جمال کوئی نہیں۔جب اللہ تعالیٰ نے خود اپنے محبوب کے حسن کو تشکیل دیا تو پھر اس محبوب کا سراپا کیا سراپا ہو گا۔سبحان اللہ! آپ کی سراپا نگاری سے عقیدت ملاحظہ فرمائیں:

اے نبی محترم تیرے محاسن بے حساب

تیری نبوت بے مثال تیرا وجود لاجواب9

خواجا محمد عارف نے آپ کی دیگر سراپا نگاری کے ساتھ ساتھ آپ کے چہر ہ اقدس کے حسن و جمال کی برکت کو خوب صورتی،دل کشی اور خط کش انداز میں اپنی شاعری میں سمویا ہے۔انسانی وجود میں سب سے اہم اور فضلیت چہرہ کی ہوتی ہے۔رب نے قرآن پاک میں آپ کے حسن مبارک پر متعدد آیات نازل کی ہیں۔مثلا:

ترجمہ :”اور قسم ہے تیرے چمکتے ہوئے چہرے کی۔“10

انھوں نے یوں اپنی نعتیہ شاعری میں آپ کے چہرہ مبارک کی برکت کو بیان کیا ہے۔اشعار دیکھیں:

ہو جو ذکر حسن و جمال کا

نظر آئے چہرہ مصطفیٰ11

خان محمد بدر چوہان پونچھی آپ کے حسن و جمال کی فضلیت ، عظمت اور برکت کو تمام بنی نوع انسان کے لیے معتبر قرار دے رہے ہیں۔بے شک آپ کے حسن وجمال کا تذکرہ تو خالق کائنات نے بھی کیا ہے۔وہ یوں آپ کے چہرہ مبارک سے عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں:

بن کے قاتل جو گئے تھے سر کاٹنے

چہرہ انور کو دیکھا تو شرما گئے12

پروفیسر عبدالحق مرادنے آپ کے چہرے،شکم ، تبسم اور پیاری پیاری خوکو کس خوب صورتی سے اپنی نعتیہ شاعری کا حصہ بنایا ہے۔حضور ﷺ کے حسن و جمال میں ایک اعتدال و توازن ہے۔جس میں کوئی کمی اور بیشی نہیں ہے۔آپ کی صورت و سیرت باکمال ہیں۔شعری انداز اورمثال ملاحظہ ہو:

کہاں نور ایمان کا چہرے پر غازہ

کہاں پتھروں سے شکم رکھنا تازہ

کہاں اپنے جامہ پہ پیوند سینا

کہاں رب کے نائب کا فاقوں میں جینا

کہاں وہ تبسم وہ خو پیاری پیاری

کہاں دشمنوں کی بھی تیمارداری13؀

خواجا محمد عارف گیسو مبارک کی زیارت کرتے ہیں اور شانِ رخِ انور کے دیدار کے خواہاں ہیں۔آزاد کشمیر کی نعتیہ شاعری میں گیسو مبارک کی شاعری میں جا بہ جاآپ کی گیسو مبارک کے تذکرے موجود ہیں۔انھوں نے ذیل کے شعر میں کس دل فریبی سے گیسو مبارک سے عقیدت کا اظہار یوں کیا ہے:

کہ دو واللیل تصور میں جو گیسو دے کھو

والضحیٰ لکھ دو جو شانِ رخِ انور لکھو14؀

عاشق کے لیے اپنے محبوب کے قدموں کی خاک بھی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔جب عشقیہ جذبات حد سے تجاوز کر جاتے ہیں تو عاشق اپنے محبوب کے پاؤں کی دھول سے بھی عشق کرنے لگتا ہے ۔ جب یہ عشق اپنے نبی ﷺ کے ساتھ ہو تو اس کی شان ہی الگ ،منفرد، نرالی اور انوکھی ہوتی ہے ۔خواجا محمد عارف اپنے پیارے نبی ﷺ کے پاؤں کی دھول کی شان بیان کرتا ہے۔ میرے خیال میں "خاکِ پا" کے موضوع کو اس سے مزےدار باندھا ہی نہیں جا سکتا۔خاکِ پاسے ان کو کس قدر عقیدت ہے کہ خاکِ پائے محمد سے بننے والا سرمہ ان کے لیے جلوہ طورِ سینا جیسا ہے۔مثلا وہ کہتے ہیں:

ہے میرے لیے جلوہِ طورِ سینا

جو سرمہ بنے خاکِ پائے محمد15؀

پروفیسر شفیق راجا کی یہ خواہش ہے کہ آپ کے نعلین میری چمڑی کے ہوں ۔تسمے ریشہ جاں کے اور پھرپالش خون دل کی ہو۔پائے اقدس کی پاکیزہ خاک سرمہ چشم ہو۔عقیدت اپنی انتہا پہ ہے ۔حضور ﷺ کے خاک پا سے زمین کو اوج اور بلندی حاصل ہوئی ہے کہ خاک یثرب بھی سماوات کے لیے رشک کا باعث بن گئی ہے۔ذرا شاعری تو دیکھیں:

میری چمڑی کے نعلیں ہوں آپ کے

ان کے تلوے مرے سر کی چمڑی کے ہوں

ان کے تسمے مرے ریشہ جاں کے ہوں

خون دل کی مرے ان پہ پالش پھرے

سرمہ چشم میرے لیے ہو حضور

آپ کے پائے اقدس کی پاکیزہ خاک16؀

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

حاجی محمد حسین کو آپ کا امتی ہونے باعث فخر ہے۔ اسی طرح وہ آپ کے قدموں کی خاک کی چٹکی ہونے کے لیے بھی بے چین ہیں اور اپنے لیے توشہ آخرت ، باعث برکت اورباعث فخر بھی سمجھتے ہیں۔کس پیارے انداز میں انھوں نے آپ سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔شعری مثال ملاحظہ ہو:

بے شک تیرا امتی ہوں اور امتی ہوتا
کاش ترے قدموں تلے خاک کی چٹکی ہوتا17؎

ایازاحمد عباسی کے نعتیہ کلام میں بھی سراپا نگاری کو خوب برتا گیا ہے۔ان کی جب نقش کف پا پر نظر پڑتی ہے تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ دہر میں ہمسری کا دعویٰ کرنے والا کیا کوئی ہے۔کیسے ہو بھی سکتا ہے ۔بعد از خدا آپ ہی تو ہیں۔لہٰذا رسولﷺ کی شان اقدس پر نگاہ پڑھنے کے بعد کسی دوسرے کی طرف دیکھنے کی خواہش پیدا ہی نہیں ہوتی ۔ نقش کف پا کی عقیدت میں ڈوبا منظر،رسولﷺ کی ذات اقدس کی تصویر کی جھلک، آپ ﷺکے اسم مبارک کی برکت ، رسولﷺ کی سیرت ، حسن جمال اور لباس کی عظمت کی کس عقیدت سے سراپا کی گئی ہے، جن کے حکم کے تابع چاند اور تارے ہیں۔ ان کے لباس میں کئی پیوند لگے ہوئے ہوتے تھے۔اشعار ملاحظہ کیجیے:

تمھارے نقش کف پا پہ جب نگاہ پڑی
کسی کو دہر میں دعویٰ ہمسری نہ ہو18؎

پروفیسر شفیق راجا کی عقیدت دیکھیے کہ وہ نقش کف پا پہ سجدہ ریز ہیں۔سارے جہاں آپ کے زیر نگیں ہیں۔ آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہیں ہے۔وہ آپ پر دل و جان قربان کرنا چاہتے ہیں۔ذیل کا شعر ذرا دیکھیں کہ کس قدر جذبات اپنی آخری حدوں کو چھو رہے ہیں۔وہ یوں نقشِ پائے محمدﷺ سے عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں:

میری نگاہ نقش کف پا پہ سجدہ ریز
ورد زباں درود شہ انبیا ہمیش19؎

رشید چغتائی آپ کے نقشِ پا کو اپنی منزل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں یونہی مدینے میں گھومتا رہ گیا ہوں ۔میری منزل تو نقشِ پا ہے۔نہ صرف شاعر کی منزل بل کہ ہر مسلمان آپ کے نقشِ پا کو اپنی منزل سمجھتا ہے۔خوب صورت اور خط کش انداز شاعر کی نعتیہ شاعری سے ملاحظہ ہو:

میری منزل تو تھی آپ کا نقشِ پا
میں مدینے میں یوں گھومتا رہ گیا20؎

ڈاکٹر مقصود جعفری بھی نقشِ کفِ پا کو مسجود ملائک اور عاشقوں کا قبلہ قرار دیتے ہیں۔ویسے بھی نقش کف پا سے ہر عاشق کو جو عقیدت ہوتی ہے۔ اس کا اظہار لفظوں میں ممکن نہیں۔ہم سب تو رحمتہ العالمین کی خاک پا ہیں جو فخر انسانیت ہیں۔جو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔جو سب دلوں کی دھڑکن ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی نعتیہ شاعری سے عقیدت کی جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

ایک اک نقشِ کفِ پائے حضور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

عاشقوں کا کعبہ و قبلہ ہوا21؎

پروفیسر محمد سعید ثاقب آپ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عرش بریں والے بھی شان مصطفیؐ میں محبت کے موتی پیش کرتے ہیں ۔ہم تو آپ کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہیں۔ آپ کی شان کبریائی کی بات کیوں نہ کریں؟رسولؐ سے دلی عقیدت کا اظہار ملاحظہ فرمایئے:

جن کے تلووں کو چومے عرش بریں

کیوں نہ اس محترم کی بات کریں22؎

پروفیسر سید مقصود حسین راہی نے کس خوب صورتی کے ساتھ زلفوں سے عقیدت کے تقاضے نبھانے کی کوشش کی ہے۔ بلاشبہ زلف اور اس کے متعلقات کی سراپا نگاری بنیادی طور پر بصری اور شامی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔جس میں بصارت کے ساتھ ساتھ قوت شامہ بھی حظ اٹھاتی ہے۔محبوب کی زلفیں منتشر حواس کے لیے تسکین کا سامان مہیا کرتی ہیں اور جب ان زلفوں کی بات ہو جن میں خدا کی تجلیات نہاں ہو ان زلفوں کی تو کیا بات ہے۔زلف احمد نبیؐ جس کو مطلوب ہے۔ایسا بندہ خدا کا محبوب ہوتا ہے۔اشعار دیکھیے:

ہیں زلف نبی پہ جہاں سب نچھاور

رخ لالہ سوئے نبی دیکھتے ہیں

زلفوں میں نہاں جن کے تجلی تھی خدا کی

اللہ رے وہ حسن کمالات کے لمحے23؎

خواجااسلم رضا دن کے اجالے کو آپ کی خیرات اور زلفوں کی سیاہی کو شہا زینت شب کہ رہے ہیں۔عاشقوں کے لیے آپ کی زلفوں کی کیا اہمیت ہے صرف عاشق ہی جان سکتے ہیں۔چہرے اور زلفوں کی برکت اورعقیدت کو کس پیار سے انھوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں سمویا ہے۔شعر ملاحظہ کیجیے:

خیرات ہے چہرے کی اگر دن کا اجالا

زلفوں کی سیاہی بھی شہا زینت شب ہے24؎

ڈاکٹر مقصود جعفری آپ کی زلفوں کی زیارت کا تصور کیے ہوئے ہیں۔بے شک جو بھی شیدائے شہِ بطحا ہوتے ہیں ان پہ ہی رموزِ کائنات عیاں ہوتے ہیں۔وہ آپ کی زلفوں کو لیل اور مکھڑا کو والضحیٰ کہتے ہوئے عقیدت کا خوب صورت اظہار کر رہے ہیں۔ذرا شعر دیکھیے:

وہ کبھی یسیں کبھی طٰہٰ ہوا

لیل زلفیں والضحیٰ مکھڑا ہوا25؎

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

پروفیسر عبدالحق مراد کی نعتیہ شاعری میں آپ کی سراپا نگاری کمال کی ہے ۔ حضور پاک ﷺ کا سراپا تحریر کرنا خونِ جگر کو پانی کرنا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ قلم میں روانی پیدا نہ کرے تو یہ سراپا کہاں تحریر کیا جا سکتا ہے؟ آپ کی صورت سے ہی تو جہاں میں ہر جانب اجالا ہوا۔ یقیناً آپ ملجا اور ماؤی ہیں۔مراد کے کلام سے سراپائے عقیدت دیکھیے:

تری زلفیں رہیں میرے شانے رہیں
ذہن میں نعت کے تانے بانے رہیں
سیکھ لیں جرنیل اس گھڑی سے کوئی تو سبق
پیٹ پر پتھر تھے جب میدان کارزار میں26

پروفیسر شفیق راجا نے آپ کی زلف کی برکت اور عظمت کو اپنی نعتیہ شاعری میں بیان کیا ہے۔آپ کی زلف مبارک کا اس سے دل فریب پیرائیہ اور نہیں ہو سکتا ۔آپ مجسم حسن وخوبی ہیں۔ آپ کے لطف نظر میں مسیحائی کے اعجاز ہیں۔زلف کی برکت کا بیان ذیل کے شعر میں ملاحظہ فرمایئے:

ملی جو پھول کو خوشبو یہ فیض ہے تیرا
چلی شمیم، ہوئی زلف جب تیری برہم27

محمد عارف آپ کے پسینہ،اشک اور آبِ وضو کی برکت کو اپنی نعتیہ شاعری میں سموتے ہیں۔حضرت محمد ﷺ کا رنگ روشن اور چمک دار تھا اورپسینہ گو یا موتی تھا ۔دیباور یشم کے کپڑے سے بھی حضور ﷺ کی مبا رک ہاتھ زیادہ نر م تھے۔ کو ئی ایسا مشک و عنبر نہیں ۔جس کی خو ش بو حضور ﷺ کے جسم مبا رک کی خو ش بو سے بڑھ کر ہو۔آپ کی سراپا نگاری سے عقیدت و محبت ذیل کے شعر میں دیکھیے:

سب پسےنہ و اشک و آبِ وضو
جسمِ اطہر پی لیا ہوتا28

سیدہ حنا بابر علی نے نورنبی ﷺ کو اپنے کلام کا حصہ بنا کر نہایت خوب صورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔آپ سے زیادہ خوب صورت اس کائنا ت میں آج تک نہ کوئی گزرا اور نہ گزرے گا۔ حضور ﷺ کی ذات اقدس سراپائے نور ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نور سے منور فرمایا۔مولانا صفی الرحمن مبارک پوری اپنی تصنیف" الرحیق المختوم "میں لکھتے ہیں :ابن سعد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے فرمایا:

"جب آپ کی ولادت ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہوگئے۔"29

آپ سے عقیدت ذیل کے اشعار میں ملاحظہ کیجیے:

روز ازل سے پہلے بنا آپ ہی کا نور
نور خدا میں نور نبی آپ ہی تو ہیں30

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

طاہر قیوم طاہر کی نعتیہ شاعری میں آپ کی سراپانگاری کے حوالے سے کافی مثالیں ملتی ہیں۔وہ کہیں تو آپ کی زلف کو واللیل، کہیں چہرہ مبارک کو شمس اور کہیں آپ کی آنکھوں کو مخمور اور دل کش و حسین کہہ رہے ہیں۔قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے سراپے کو بیان کیا ہے۔کہیں پہ آپ کی زلفوں کی تعریف کی گئی ہے اور کہیں پہ آپ کی آنکھوں کی تعریف کی گئی ہے ۔کہیں پر آپ کو والضحیٰ کہہ کر پکارا گیا ۔ کہیں پر **یا ایھا المد ثر** اور کہیں پر **یا ایھا لمزمل** کہہ کر پکارا گیا۔طاہر کے ذیل کے اشعار میں آپ کی سراپا نگاری کی خوب صورت مثالیں ملاحظہ ہوں:

اس چہرہ انور پر کوئی کیسے زباں بولے
رب نے بھی قسم جس کی قرآن کھائی ہے
وہ ہیں خیر البشر رہبر مرسلیں
چہرہ پاک جن کا بدر سے مبین
آپ کی کالی زلفیں اور روشن جبیں
آنکھیں مخمور انداز دلکش حسین31

نذیر مسکین کی نعتیہ شاعری میں جلوہ رخسار کی چمک اور زلف عنبر بارہ کی رنگینی کے رنگ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ موجود ہیں۔بلاشبہ روئے کائنات آپ کے جلوہ رخسار سے ہے اور آبروئے کائنات زلف عنبر بارہ سے چمک رہی ہے۔آپ کی تمام ادائیں خوئے کائنات کے لیے جاں فزا اور لائق تقلید ہیں۔انھوں نے کمال مہارت کے ساتھ آپ کی سراپا نگاری کو اپنی نعتیہ شاعری میں یوں سمویا ہے:

جلوہِ رخسار سے چمکا ہے روئے کائنات
زلف عنبر بارہ سے ہے آبروئے کائنات
تیرے ہی اطوار سے مزین ہے کردار کا جمال
جاں فزا ادائیں تیری ٹھہری ہیں خوئے کائنات32

محمد خلیل ثاقب آپ کے حسن خوب ،خوش نما چال ڈھال،رفتار اور گفتار پہ فدا ہیں، خالقِ کائنات خود جس کا ذکر بلند کر رہا ہو۔جو خود خالق کا محبوب ہو ۔جس کی سراپا نگاری کی دھوم عرش و فرش پر ہو۔ان کی جبین،ان کی خوش نما رفتار ،ان کی دل ربا گفتار اور ان کے حسن بے مثال کی کیا بات ہے۔شعر دیکھیے:

جبین ماہ کنعاں جھکی نقش پا پر
گو اس کے حسن کی بھی شہرت بڑی ہے
چہرے پر اس محبوب کے جلوے ہیں حسن خوب کے
کیا خوش نما رفتار کیا دل ربا گفتار ہے33

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

ڈاکٹر افتخار مغل نے آپ کی سراپانگاری کی عظمت اور برکت کو بڑے خوب صورت انداز میں اپنی نعتیہ شاعری کا موضوع بنایا ہے کہ آپ جس جگہ قدم رکھتے وہ جگہ چمک اٹھتی۔آپ کے نقش وعکس سینہ در سینہ لپکتے ہیں اور آپ کی آواز کی خوش بو سے ملاقاتی مہک جاتے تھے۔مسکان سے آئینے بھی چمک اٹھتے تھے ۔آپ تو شہر قاتلاں میں بھی سرخرو اور فتح مند داخل ہوئے۔آپ کی آنکھوں کے کنول سے کس خوب صورت انداز میں عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ویسے بھی آنکھ انسانی جسم کا اہم اور سب سے احساس عضو ہے۔یہ حسن ازل کی مشاہدہ بیں ہونے کے ساتھ ساتھ قلب کو سہلانے اور گرمانے کا کام بھی دیتی ہے۔چشم کے کئی غمزے ہیں۔کبھی تو یہ چشمِ مست ، چشمِ شوخ، کبھی خماری و کرشمہ چشم بھی، اس کی مخصوص اصطلاحیں ہیں۔عقیدت بھرا اظہار یہ ملاحظہ ہو:

کہ صحرا کی ریت پر جس کا قدم نکلا
وہ آئینہ در آئینہ چمکتے ہیں
وہ ،جس کے نقش،جس کے عکس
اب بھی سینہ در سینہ لپکتے ہیں
وہ جب آواز کی خوشبو جگا دیتا ملاقاتی مہک جاتے
وہ جب مسکان کا شعلہ جگا دے تا تو آئینے چمک جاتے
وہ شہر قاتلاں میں فتح مند اور سرخرو داخل ہوا
تو عجز کی خوشبو سے کس درجہ معطر تھا
دہر کی ظلمتیں جل اٹھیں، پگھل اٹھے ہجر
پھر گئے جب بھی، جدھر بھی تیری آنکھوں کے کنول34؎

عطا راٹھور عطا نے آپ کے تلوؤں کی برکت کو بیان کیا ہے کہ آپ کے تلوؤں کوچومنے کے لیے تو جبرئیل کی پلکیں بھی ہمہ وقت بے چین ہیں۔آپ کے قدموں پر تو کروڑوں جانیں قربان کی جا سکتی ہیں۔بلاشبہ آپ کی ذاتِ گرامی بہ ذات خود حسن وجمال کا عظیم شہ کار ہے۔حسن کے مشاہدے اپنے اپنے ہیں۔عطا راٹھور کی سراپاؑ سے عقیدت کی جھلکیاں ذرا ان اشعار میں دیکھیے:

جن کے تلوؤں کو جبرئیل کی پلکیں چومیں
انھیں تلوں پر نثار عطا ہو جائے
یہ ایک جان عطا کیا اگر کروڑوں ہوں
کروڑوں بار میں کر دوں نثار قدموں میں35؎

مایہ ناز شاعراحمد شمیم کی نعتیہ شاعری میں آپ کے حسنِ بے مثال کی خوب صورت مثالیں ملتی ہیں۔یقیناً آپ کی محبت ہی ہماری کام یابی و کامرانی کی واحد صورت ہے۔کس قدر اپنائیت کا اظہار کیا گیا ہے اور سراپانگاری کو کس طرح لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔مثال ان اشعار میں ملاحظہ کیجیے:

کس کو پتھر میں نظر آئے گا چہرہ اپنا

کون دیکھا کرے اب رہنما کی صورت
لفظ معنی سے تہی اور عبادت جھوٹی
جیسے صحراوں میں نقش کف پا کی صورت36

ڈاکٹر عبد الرحمن عبد کے ہاں سراپا نگاری میں تبسم ریز نگاہوں کے ساتھ ساتھ خوب صورت سراپارسول ﷺ سے عقیدت کا اظہار ملتا ہے۔آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہیں تھا مگرآپ کی رحمت کا سایہ کس جگہ نہیں؟آپ ہر وصف میں یکتا ہیں۔ کوئی نہ مثال ان کی ہے نہ ہو گا۔آپ تو نور مجسم ہیں، سائے کا گماں کیسے؟آپ نظر کی طراوت زبان کی حلاوت اورغذا دل کی سوزِ جگر ہیں۔آپ کی نظر میں تروتازگی اور زبان میں مٹھاس ہے۔آپ بشر کے روپ میں نور مجسم ہیں۔ کردار و گفتار کا ہر کوئی شیدا ہے۔آپ کی زبان شیریں اورگفت گو کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔اشعار ملاحظہ کیجیے:

زبان شیریں روشن سارہ ادا دلبر نگہ روشن
بشر کے روپ میں نورِ مجسم آپ ہی تو ہیں
ہے تبسم رخ پرنور پہ رشک لالہ
گفتگو ایسی کہ دشمن بھی ہوں سن کر شیدا37

پروفیسر سید مقصود حسین راہی کے نعتیہ کلام میں سراپانگاری کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔بلاشبہ کاشانۂ آقا میں ذات باری تعالیٰ کے کئی راز پوشیدہ ہیں اور آپ کے چہرے پر نور الٰہی اورکاشانۂ آقا میں اسرار الٰہی ہیں۔زلف محبوب، رشک سنبل ہے ۔سعادت کی جبین اورسر تاج محمد ﷺ کی رفعت پوچھتے کیا ہو؟ کہ کعبے نے بھی سرجھکایا اور جبرائیل امین بھی قدموں کی پابوسی کے لیے حاضر ہوئے۔کاشانۂ آقا ،چہرہ مبارک اورمحبوب کے تلوؤں سے عقیدت کا خوب صورت اظہاریہ اشعار میں زرا دیکھیے:

شب معراج جبریل امین نے کی ہے پابوسی
مرے محبوب کے تلوؤں کی عزت پوچھتے کیا ہو38

پروفیسربشیر مغل نے اپنی نعتیہ شاعری میں آپ کی سراپانگاری کے موضوع کو انتہائی عقیدت کے ساتھ برتا ہے۔جبین کو جھکاؤ سجتا ہے اور حکم رسول پر جان بھی قربان کی جا سکتی ہے۔وہ روئے حسین کی خواہش کے ساتھ ساتھ اس خاکِ طیبہ کی بھی خواہش رکھتے ہیں ،جو آپ کے پاؤں مبارک کے نیچے آئی ہو۔محبت و عقیدت کا بیان ان اشعار میں ملاحظہ ہو:

جس کے لیے آرائش کون و مکاں ہوئی
پیشِ نظر وہ روئے حسین چاہیے مجھے
پاؤں تلے جو فخر دوعالم کے آئی ہو
وہ خاکِ طیبہ کی زمین چاہیے مجھے39

مایہ ناز شاعر بشیر صرفی نے اپنی نعتیہ شاعری میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک ،جبین مبارک اور فراخ آنکھوں سے عقیدت کا اظہار دل کش صورت میں کیا ہے۔بلاشبہ نظر فروز جمال اور متاعِ جاں خیالِ محمد عربی ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صورت کی زیارت کے لیے جن وانس کیا ہر تخلیق بے تاب ہے۔ذیل میں کس خوب صورت انداز میں عقیدت اپنی حدوں کو چھو رہی ہے:

رخ انوار تیرا اکمال نور

جن و انس و مالک ہیں شیدائی

پا گئی عزت قدم بوسی

ہفت افلاک کی وہ پنہائی40

مسعود ساگر کی سراپا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا اپنا ہی انداز ہے۔ان کے نعتیہ کلام میں آپ کے پسینہ مبارک ، مشک مبارک، نقشِ کف پا سے عقیدت کا اظہار یہ موجود ہے ۔یقیناً رحمت العالمین کی زلفیں، نقش کفِ پا، پسینہ مبارک توصیف و ثناء کے قابل ہے۔خود اللہ تعالیٰ بھی حضورؐ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔انھوں نے یوں آپ پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں:

ان سے بڑھ کے کہیں رکھتا ہے پسینہ اس کا

مشک عنبر ہو، بھلے عود، وجودِ مسعود

کہکشاں نقشِ کفِ پا کی بناتے ہوئے دھول

سدرہ سے آگے بود، وجودِ مسعود41

عبدالبصیر تاج ور نے بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا کے بیان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے ہیں۔کل کائنات کی تخلیق کی وجہ آپ ہیں ہی تو ہیں ۔آپ تو عالمین کے لیے رحمت ہیں۔اس لیے آپ کی شفقت اور محبت کا سایہ بھی عالمین پر ہے۔بصیر کی بصیرت اور شعر ملاحظہ فرمائیں:

دل کی مسند پہ کون زیبا ہے

جس بے سایہ کا سب سایہ پہ ہے42

ضیا الحسن ضیا جسم اطہر کی عظمت کے ساتھ ساتھ ساقی کوثر کی خاک پاک کو بھی چومنا چاہتے ہیں۔بے شک آپ کا حسن ازل سے شش جہات پر چھایا ہوا ہے ۔اس حسن کی بدولت رخ کائنات پر اِک نور کھیلتا ہے۔ چاند، ستارے رقصاں ہیں۔ رباب حیات پر جذبات مرتعش ہوتے ہیں۔آپ کے باعث عارض ہستی تاب ناک ہوئی۔ اس لیے انسانیت کو آپ کی صفات پر ناز ہے۔آپ کی وجہ سے لات و منات پر لرزہ سا طاری ہو گیا۔پیشانی حیات کو نور آپ کی بدولت ملا ہے۔سراپائے شہ کو اپنی آنکھوں کی رونق بنانے کے لیے وہ یوں مضطرب ہیں:

دیار ساقی کوثر کی خاک پاک کو چوموں

حیات سرمدی کے ساتھ لطف جاوداں پاؤں

منقش ہو نگاہوں میں سراپائے شہ والا

جدھر دیکھوں انھیں دیکھوں، جہاں جاؤں وہاں پاؤں[43]

الطاف عاطف نے سراپائے رسول ﷺ کو اپنے نعتیہ کلام میں خوب برتا ہے۔وہ اس زمین کی خوش قسمتی پر رشک کر رہے ہیں جس پر آپ ﷺ کے قدم مبارک لگے ہوں۔یقیناًوہ زمین کتنی خوش قسمت ہے جس زمین پر آپ کے قدم پڑے ہیں۔وہ یوں اس زمین پر درود و سلام پیش کر رہے ہیں جس پر آقا کے قدم پڑے ،شعر دیکھیں:

جس زمیں پر پڑے مصطفی کے قدم

اس مبارک زمین پر درود سلام[44]

پروفیسر جان محمد آزاد نے بڑے خوب صورت انداز میں اپنی نعتیہ نظم میں آپ سے عقیدت ومحبت کو شاعری کے قالب میں ڈھالا ہے۔آپ کی عظمت اور مقام و مرتبے کو بیان کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔خالق و مالک ہی آپ کی عظمت کو بیان کر سکتے ہیں۔شاعر نے تو بس اپنی سی کوشش کی ہے،اشعار ملاحظہ ہوں:

حضرت احسان کی عظمت پہ قربان جایئے

خود نبی کو آپ کی نعت نبی اچھی لگی

گر زمانے کو شہنشاہی لگے اچھی لگی

ہم کو کوئے مصطفی کی چاکری اچھی لگی[45]

نعت گو شعرا کے لیے انتہائی پسندیدہ موضوع یہ ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کے شمائل کا ذکر عقیدت و محبت سے بیان کریں۔ حضور ﷺ لطف و محبت ،شفاعت و رحمت ہیں تو انسان کی یہ مجال نہیں کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی تعریف کر سکیں۔کسی انسان کے علم کا دائرہ کار اتنی وسعت کہاں رکھتا ہے کہ وہ آپ کے اوصاف جمیلہ بیان کر سکے۔آزاد کشمیر کے نعت گو شعرا اپنی سی کوشش کر کے بھی اس کش مکش سے دوچار ہیں کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

حوالہ جات

1۔ ڈاکٹر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، تفہیم و تحسین شعر،لاہور،سنگت پبلشرز،۲۰۰۶ء ص ۱۴۴

1. Dr. Abul Ijaz Hafeez Siddiqui, Tafhim and Hussain Shareer, Lahore, Sangat Publishers, 2006, p. 144

2۔ علامہ شبلی نعمانی ، سیرت النبی ، (جلد اول۔دوم)،لاہور، اسلامی کتب خانہ، ص ۱۹۲

2. Allama Shibli Nomani, Sirat-ul-Nabi, (Vol. I. II), Lahore, Islamic Library, p. 192

3۔ ڈاکٹر حمید اللہ ، مضمون،مشمولہ، نقوش رسول نمبر،بہ حوالہ سیرت طیبہ کے شعری نقوش ،ص ۱۲

3. Dr. Hamidullah, Article, Covered, Naqosh Rasool No.beawla sirat Nabi ky xhiri Naqosh p No 12

4۔ دیوان حسان بن ثابت،عکسی ایڈیشن امجد اکیڈمی لاہور،۱۳۹۷ہجری۔۔ص ۱۲

4. Dewan Hasan Bin Thabit, Photographic Edition, Amjad Academy, Lahore, 1397 Hijri, p. 12

5۔ رضوانہ خان ،میری تنہائیاں،الموش پبلی کیشنز ،لاہور،۲۰۰۶،ص ۴

5. Rizwana Khan, Mari tanaian, Almosh Publications, Lahore, 2006, p.4

6۔ محمد افضل ضیائی ،میرے خواب زنجیریں،مکتبہ جدید پریس لاہور،ص ۱۰

6. Mohammad Afzal Ziai, Mary Khwab zanjirain, Maktaba Jadi Press Lahore, p.10

7۔ میجر رفیق جعفری،سب کے سب محمد ﷺ سے،ایس ٹی پرنٹرز ، راول پنڈی،۲۰۱۷،ص ۲۷

7.Major Rafiq Jafari,Sab ky sab Muhammad ST Printers, Rawalpindi, 2017, p.27

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

8۔ امین طارق قاسمی، مالا میں دھاگہ، ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرکز تحقیقات، میرپور آزاد کشمیر ،۲۰۱۴،ص ۲۲
8. Amin Tariq Qasmi, Mala main Daga, Dr. Muhammad Rafiuddin Research Center, Mirpur Azad Kashmir, 2014, p. 22

9۔ ڈاکٹر فیاض الحسن ،ذوق عرفان ، اتفاق پرنٹنگ پریس،مظفر آباد،۲۰۰۵،ص۱۸۸
9. Dr. Fayyazul Hasan, Zouk Irfan, Aqash Printing Press, Muzaffarabad, 2005, p.188

10۔ القرآن ،پارہ نمبر۳۰،سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر، ۵۱
10. Al-Qur'an, paragraph number 30, Surah Al-Zahya, verse number, 51

11۔ خواجا محمد عارف،سعادت، تعبیر پبلی کیشنز،میرپور،۲۰۰۶،ص۱۰۶
11. Khawaja Mohammad Arif, Saadat, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.106

12۔ خان محمد بدر چوہان،گلزار وطن،الشمس کمپوزنگ سنٹر حویلی، کہوٹہ،۲۰۱۷،ص۳۲
12. Khan Muhammad Badr Chauhan, Gulzar Watan, Al Shams Composing Center Haveli, Kahota, 2017, p.32

13۔ پروفیسر عبدالحق مراد، جنبش لب، اے۔کے۔بی گراف، راول پنڈی،۲۰۱۷ء،ص ۲۳
13. Prof. Abdul Haq Murad, Janbish Lub, A. K. B. Graf, Rawal Pindi, 2017, p. 23

14۔ خواجا محمد عارف،سعادت، تعبیر پبلی کیشنز،میرپور،۲۰۰۶،ص۱۱۵
14. Khawaja Mohammad Arif, Saadat, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p. 115

15۔ خواجا محمد عارف،سعادت، تعبیر پبلی کیشنز،میرپور،۲۰۰۶،ص۸۷
15. Khawaja Mohammad Arif, Saadat, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.87

16۔ پروفیسر شفیق راجا،نعت کا سفر،ادار ہ نکس،میرپور،۲۰۱۵ء،ص۳۸۳
16. Professor Shafiq Raja, Naat ka safar, Publisher Nix, Mirpur, 2015, p.383

17۔ حاجی محمد حسین، عجیب وغریب خواب،الراہی پریس بھمبر،۲۰۰۳، ص ۸
17. Haji Muhammad Hussain, Ajebo Gherib Khawb, Al Rahi Press Bhambar, 2003, p. 8

18۔ ایاز احمد عباسی، ظہور، خزینہ علم و ادب لاہور،۲۰۰۵،ص۶۳
18. Ayaz Ahmad Abbasi, Zahoor, Khazina Alam wa Adab Lahore, 2005, p.63

19۔ پروفیسر شفیق راجا،نعت کا سفر،ادار ہ نکس،میرپور،۲۰۱۵ء،ص۳۶۷
19. Professor Shafiq Raja, Naat ka safar, Publisher Nix, Mirpur, 2015, p.367

20۔ رشید چغتائی ،نعت ،مشمولہ،پرواز، گورنمنٹ کالج، ڈڈیال آزاد کشمیر،مدیر اعلیٰ، محمد شبیر،شمارہ نمبر۱،۲۰۱۰، ص ۲۲۸
20. Rasheed Chaghatai, Naat, Mashoola, Parvaaz, Government College, Dadyal Azad Kashmir, Director General, Mohammad Shabbir, Issue No. 1, 2010, p. 228

21۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،اوج دار،۲۰۱۰ءص۲۴۹
21. Dr. Maqsood Jafari, Ujdar, 2010, p. 249

22۔ پروفیسر محمد سعید ثاقب،سروش گولڈن جوبلی نمبر میرپور ۱۹۹۶
22. Professor Mohammad Saeed Saqib, Sarosh Golden Jubilee No. Mirpur 1996

23۔ سید مقصود حسین راہی ، سوز دروں، اظہار سنز پرنٹرز۲۰۱۱ء،ص ۸۴
23. Syed Maqsood Hussain Rahi, Suz Daron, Izhar Sons Printers 2011, p. 84

24۔ اسلم رضا خواجا، غیر مطبوعہ کلام
24. Aslam Raza Khawaja, unpublished

25۔ ڈاکٹر مقصود جعفری،اوج دار،۲۰۱۰ء،ص۲۴۹
25. Dr. Maqsood Jafari, Ujdar, 2010, p. 249

26۔ پروفیسر عبدالحق مراد، جنبش لب، اے۔کے۔بی گراف، راول پنڈی،۲۰۱۷ء،ص ۲۳
26. Prof. Abdul Haq Murad, Janbish Lub, A. K. B. Graf, Rawal Pindi, 2017, p. 23

27۔ پروفیسر شفیق راجا،نعت کا سفر،ادار ہ نکس،میرپور،۲۰۱۵ء،ص۳۳۲
27. Professor Shafiq Raja, Naat ka safar, Publisher Nix, Mirpur, 2015, p.332

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

28۔ خواجا محمد عارف، سعادت، تعبیر پبلی کیشنز، میرپور، ۲۰۰۶، ص ۶۵
28. Khawaja Mohammad Arif, Saadat, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.65

29۔ مولانا صفی الرحمن ، الرحیق المختوم ، المکتبہ السلفیتہ لاہور ،۱۹۹۵ء، ص ۸۳
29. Maulana Safi-ur-Rahman, Al-Raheeq Al-Makhtoum, Al-Muktaba al-Salifita, Lahore, 1995, p. 83

30۔ سیدہ حنا بابر علی ، گردش دوراں، گلبرگ لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۵۱
30. Syeda Hina Babar Ali, Gurdash Duran, Gulbarg Lahore, 2012, p.51

31۔ طاہر قیوم طاہر، اظہار عقیدت، ہائی ویژن پبلی کیشنز ، لاہور، ۲۰۱۳، ص ۱۲۳
31. Tahir Qiyam Tahar, Ahzar haqdaat, High Vision Publications, Lahore, 2013, p. 123

32۔ محمد نذیر مسکین، نعت، مشمولہ، مجلہ پرواز، جلد نمبر ۳، شمارا نمبر ۱، گورنمنٹ کالج ڈڈیال، ۲۰۱۰، ص ۲۲۹
32. Muhammad Nazir Maskin, Naat, Mishmoolah, Magazine of Flight, Volume No. 3, Issue No. 1, Government College, Delhi, 2010, p. 229

33۔ محمد خلیل ثاقب، گلدستہ عقیدت، نواب سنز پبلی کیشنز، راول پنڈی، س۔ن، ص ۱۲
33. Mohammad Khalil Saqib, Guldstha Haqetad, Nawab Sons Publications, Rawalpindi, S.N, p.12

34۔ افتخار مغل، انکشاف، طیبہ پرنٹرز ، لاہور، ۲۰۰۳، ص ۲۱
34. Iftikhar Mughal, Ankshaaf, Taiba Printers, Lahore, 2003, p.21

35۔ عطاء راٹھور عطار، غیر مطبوعہ کلام
35. Attarathur Attar, unpublished

36۔ احمد شمیم، ریت پر سفر کا لمحہ، عکسی پبلشرز ، اسلام آباد، ۱۹۹۸، ص ۱۲
36. Ahmed Shamim, The Moment of Travel on Sand, Aksi Publishers, Islamabad, 1998, p.12

37۔ ڈاکٹر عبدالرحمن عبد، عرفان عبد، نیو یارک اردو انجمن، نیویارک، ۱۹۹۱ء، ص ۴۳
37. Dr. Abdul Rahman Abd, Irfan Abd, New York Urdu Association, New York, 1991, p.43

38۔ سید مقصود حسین راہی ، سوز دروں، اظہار سنز پرنٹرز ۲۰۱۱ء، ص ۲۲
38. Syed Maqsood Hussain Rahi, Suz Daron, Izhar Sons Printers 2011, p.22

39۔ بشیر مغل، دھواں دھواں کشمیر، حلقہ ارباب ادب،
39. Bashir Mughal, Dawan Dawan Kashmir, Circle Arbab Adab,

40۔ بشیر صرفی، کلام بشیر صرفی، مرتبہ، ڈاکٹر شفیق انجم ، پورب اکادمی اسلام آباد، ۲۰۱۰، ص ۳۴
40. Bashir Sarafi, Kalam Bashir Sarafi, Martaba, Dr. Shafiq Anjum, Purab Academy Islamabad, 2010, p. 34

41۔ مسعود ساگر، ورا، الریاض پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۹ء ص ۱۴
41. Masood Sagar, Wara, Riyadh Publications, Lahore, 2019 p.14

42۔ عبدالبصیر تاجور، غیر مطبوعہ
42. Abdul Basir Tajur, Unpublished

43۔ ضیاء الحسن ضیا، حرف وحکایت کاشر ایڈور ٹائرز اینڈ کمپوزرز میرپور، س۔ن، ص ۶۴
43. Zia-ul-Hassan Zia, Harf wa Hakayat Kashar Adore Tires and Composers, Mirpur, S.N., p. 64

44۔ الطاف عطاف، جھیل کا چاند، مہب پبلیشنگ، بلوچستان، ۲۰۱۲، ص ۲۳
44. Altaf Ataf, Moon of the Lake, Mehb Publishing, Balochistan, 2012, p.23

45۔ پروفیسر جان محمد آزاد، غیر مطبوعہ
45. Prof. John Muhammad Azad, Unpublished